ORIGIN OF THE VEDAS.

ویدوں کی اصل

من تصنیف

پادری بی۔ بی۔ رائے مرحوم
سابق پروفیسر مدرسہ علم الٰہی سہارنپور



جسکو
کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا
نے بمعرفت
پنجاب ریلجس بک سوسائٹی۔ انارکلی۔ لاہور
شائع کیا

بار اول (۱۰۰۰)　سنہ ۱۹۲۸ء　قیمت ۲ر۶ پائی

2 Annas 6 Pies

پی۔ آر۔ بی۔ ایس۔ پریس انارکلی لاہور میں مسٹر ایف۔ ڈی۔ وارث سیکرٹری۔
پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور۔ پرنٹر دپبلشر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

ویدوں کی اصل

وید کیا ہیں؟

رِگ۔ یجو۔ سام۔ اتھروَ چار وید ہیں۔ ان چار ویدوں کی دو بڑی تقسیمیں ہیں۔ منتر یا سنگھِتا بھاگ۔ اور براہمن بھاگ۔ براہمن بھاگ کے ایک خاص حِصّے کو اُپنشد کہتے ہیں۔ مگر ایک اُپنشد یعنی ایشوپنشد منتر بھاگ میں شامل ہے۔ شُکلہ یجُر وید کے چالیسویں ادھیائے کو ایشوپنشد کہتے ہیں۔

عام ہندو ویدوں کے منتر اور براہمن دونوں بھاگوں کو وید مانتے ہیں مگر آج کل اِن کے خِلاف جو دیانندی فریق اُٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ محض منتر بھاگ کو وید قرار دیتے ہیں۔ چُنانچہ سوامی دیانند سرسوتی لکھتے ہیں کہ "چاروں ویدوں (عِلم اور دھرم پر مشتمل الہامی سنگھِتا منتر بھاگ) کو منزّہ من الخطا سوتہ پرمان (مستند بالذات) مانتا ہوں۔ وہ بذات خُود مستند ہیں کہ جن کے مستند ٹھہرنے کیلئے احتیاج کسی دوسری کتاب کی نہیں جس طرح سُورج یا چراغ اپنی شکل کے آپ ہی ظاہر کرنے والے اور زمین وغیرہ کو بھی مشاہدہ میں لانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اُسی طرح چاروں وید ہیں۔ چاروں ویدوں کے براہمن۔ چھ انگ۔ چھ اُپانگ۔ چار اُپ وید اور ۱۱۲۷ (گیارہ سو ستائیس) ویدوں کی شاکھا جو کہ برہما وغیرہ مہارشیوں کی تصنیف بطور

ویدوں کی شرح کے ہیں۔ ان کو پرتہ پرمان (مستند بالغیر) یعنی ویدوں کے مطابق ہونے سے مستوجب تسلیم مانتا ہوں اور جو ان میں ویدوں کے خلاف باتیں ہیں۔ اُن کا اپرمان کرتا ہوں (یعنی اُن کو دُرست و صحیح تسلیم نہیں کرتا) دیکھو ستیارتھ پرکاش۔ ملتویہ انتویہ۔

جس حال ویدوں کے سنگھتا بھاگ کے بارے میں دونوں فریق ایک رائے ہیں۔ تو ہم بھی اس مضمون میں ویدوں سے اُن کے سنگھتا بھاگ ہی کو سمجھتے رہینگے۔

کیا وید الہامی ہیں؟

لفظ الہام اہلِ ہنود کے محاورہ میں ایک نیا لفظ ہے۔ کیونکہ اُن کے قدیم بزرگ اس لفظ سے واقف نہ تھے۔ تو بھی اِن دنوں میں انگریزی تعلیمیافتہ ہنود اس لفظ کو ویدوں پر عائد کرتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ مسیحی لوگ اپنی بائیبل کو الہامی مانتے ہیں۔ سو اُن کی دیکھا دیکھی وہ بھی اپنے ویدوں کو الہامی کہنا چاہتے ہیں لیکن اُن کا ایسا خیال کرنا ناواجب ہے۔ کیونکہ:۔

(۱) مسیحی لوگ الہام کے ساتھ ہی ساتھ اپنے پاک نوشتوں کے مصنفوں کو بھی مانتے ہیں جو انسان تھے۔ لیکن اہلِ ہنود کے عام خیال کے مطابق وید اپورشیا (अपौरुषेय) ہیں۔ یعنی ویدوں کو کسی پُرش (شخص) نے رچا ہی نہیں۔ بیاس وِشی اُن کے خیال میں محض وید منتروں کے مرتب تھے۔ اُن کے رچنے والے نہیں۔

(۲) مسیحی لوگوں کے خیال میں الہام خدا کی رُوح کی وہ تاثیر ہے جو پاک نوشتوں کے مصنفوں کو غلطی سے محفوظ رکھتی ہے۔ جس حال اہلِ ہنود وید منتروں کو انسان کے رچے ہوئے مانتے ہی نہیں تو وُہ الہام کو کس لئے چاہتے ہیں؟ الہام انسان کو ہوتا ہے۔ ایشور کو نہیں۔ اگر تمہارے خیال میں وید اپورشیا ہیں تو اُس اپُرش کو یعنی

جو شخص نہیں اُس کو الہام کس طرح ہو سکتا ہے؟ اگر ویدوں کو ایشور کرت مانتے ہو تو ایشور کو الہام کی کیا ضرورت ہے؟ پس جب تک ویدوں کو انسان کے رچے ہوئے نہ مانوگے تب تک اُن کو الہامی کہنا بے فائدہ ہے۔

پُرش اور سکمبھ سے ویدوں کی پیدائش

तस्माद् यज्ञात सर्वहुतः ऋचः सामानि जज्ञिरे ।

छन्दांसि जज्ञिरे तस्माद् यजुस् तस्माद् अजायत ॥

"اس عالمگیر یگیہ سے رچا اور سام پیدا ہوئے۔ اُس سے چھند پیدا ہوئے۔ اُس سے یجو پیدا ہوا"۔ رگ وید منڈل ۱۰ سوکتہ ۹۰ رچہ ۹۔ یجر وید ادھیائے ۳۱ منتر ۷۔

رگ وید کے دسویں منڈل کے نوے ۹۰ سوکتہ کو پُرش سوکتہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اُس میں پُرش دیوتا کا بیان ہے۔ اس پُرش سوکتہ کی ساتویں رچا کے مطابق دیوتاؤں نے پُرش کو بطور ذبیحہ کے یگیہ میں چڑھایا۔ مذکورہ بالا اقتباس شدہ رچا کے مطابق اِس پُرش دیوتا کی قربانی سے رگ، یجو، سام تینوں وید اور چھند پیدا ہوئے ہیں۔

यस्माद् ऋचो अपातक्षन् यजुर्यस्मादपाकषन् ।

सामानि यस्य लोमानि अथर्वांगिरसो मुखम् ।

स्कम्भं तं ब्रूहि कतमः स्विदेव सः ॥

"بتاؤ وہ سکمبھ کون ہے جس سے رچاؤں کو چھیل کر نکالا ہے اور یجو کو جس سے گھس کر نکالا۔ سام جس کے رونگٹے ہیں اور اتھروانگرس منہ ہے؟"

اتھر وید کانڈ ۱۰۔ انوواک ۴ سوکتہ ۷ منتر ۲۰۔

لفظ اپاتکشن اور اپاکشن مصدر تکش اور کش سے نکلے۔ تکش کے معنے لکڑی

وغیرہ کے چھیلنے کے ہیں۔ جس طرح ترکھان لکڑی کو چھیلتا ہے اُسی طرح رگ وید سکمبھ دیوتا سے چھیل کر نکالا گیا۔ کش کے معنے گھسنے کے ہیں۔ جیسے سونا چاندی وغیرہ پتھر پر گھِسے جاتے ہیں۔ اِس لئے اُس پتھر کو کسوٹی کہتے ہیں۔ لفظ کسوٹی اسی لفظ کش سے نکلا ہے۔ سو یجر وید سکمبھ سے کش کر یا گھِس کر نکالا گیا۔ ان دونوں مصدروں کے اور بھی معنے ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہاں پر لفظی تکرار کرنے کی ضرورت نہیں۔ اصل میں یہاں پر بیان مجازی ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ رگ۔ یجو۔ سام۔ اتھروؔ چاروں وید سکمبھ دیوتا سے نکلے ہیں۔ سام کو سکمبھ کے رونگٹے اور اتھرو کو اُسکے منہ کہنے سے اُن چاروں ویدوں کو سکمبھ دیوتا کا ہم وجود قرار دیا گیا ہے۔

لفظ سکمبھ کے معنے سنبھالنے والے کے ہیں۔ اگر پُرش اور سکمبھ پرماتما کے لقب ہوں تو مذکورہ بالا دونوں منتروں کے بموجب وید پرماتما سے پیدا ہوئے ہیں۔ صرف دقّت یہ ہے کہ پُرش کی قربانی سے کیا مراد ہے؟ پُرش سوکتہ میں پُرش کو تو خالق بھی قرار دیا۔ خالق کی قربانی سے ویدوں کا پیدا ہونا اہلِ ہنود کے موجودہ خیال میں ایک عجیب بات ہے۔

سوامی دیانند سرسوتی نے اِن دونوں منتروں کو ویدوں کے ایشور کرت ہونے کے ثبوت میں پیش کیا۔ لیکن ایسے اور منتر ہیں جن کو سوامی جی نے اقتباس نہیں کیا۔ کیونکہ اُن منتروں سے ویدوں کا مخرج اور ہی کچھ معلوم ہوتا ہے۔ ہم ذیل میں چند اور اتھروؔ ویدی منتر اقتباس کرتے ہیں جن سے قلعی کھل جائیگی۔

اِندر کال اور اُچھشٹ سے ویدوں کی پیدائش

स वा ऋग्भ्यो अजायत तस्मादृचो अजायन्त ।

"وہ رچاؤں سے پیدا ہوا اور اُس سے رچائیں پیدا ہوئیں۔" اتھرو

وید۔ کانڈ ۱۳۔ انوواک ۴۔ سوکتہ ۴۔ منتر ۳۸۔

اِس منتر میں اِندر دیوتا کی طرف اشارہ ہے۔ شائد کوئی پُوچھے کہ یہ تو بڑی عجیب بات ہے کہ رچاؤں سے اِندر اور اِندر سے رچا پیدا ہوں۔ ناممکن ہے۔ اس کے جواب میں اتنا کہنا بس ہو گا کہ یہ رشیوں کے اُس قسم کا مسئلہ ہے جیسے ان دنوں میں "انڈے سے مُرغی اور مُرغی سے انڈا"۔ یا بیج سے درخت اور درخت سے بیج کہتے ہیں۔ سو رچاؤں سے اندر کا پیدا ہونا اور اندر سے رچاؤں کا پیدا ہونا کچھ عجیب بات نہیں ہے۔

कालादृचः समभवन् यजुः कालादजायत ।

"کال (یعنی زمانے) سے رچائیں پیدا ہوئیں اور کال سے یجو پیدا ہوا"۔ اتھرو وید کانڈ ۱۹۔ انوواک ۶۔ سوکتہ ۵۴۔ منتر ۳۔

ऋचः सामानि छन्दांसि पुराणं यजुषा सह ।
उच्छिष्टाज्जज्ञिरे सर्वे दिवि देवा दिविश्रितः ॥

"رچائیں۔ سام۔ چھند اور یجو کے ساتھ پُران اور سورگ میں سورگ کے رہنے والے کُل دیوتے یگہ کے اُچھشٹ (یعنی جھوٹ کوٹ یا بچی ہوئی چیزوں) سے پیدا ہوئے"۔ اتھرو وید کانڈ ۱۱۔ انوواک ۴۔ سوکتہ ۷۔ منتر ۲۴۔

اِس منتر کے مطابق نہ صرف وید بلکہ پُران بھی یگہ کے اُچھشٹ سے پیدا ہوا ہے۔ ایک اور بات غور طلب ہے۔ اگر وید ایشور کرت یا الہامی ہوں۔ تو اتھرو وید کے اِن منتروں کو کیا کہینگے؟ اِن میں سے ایک منتر کے مطابق وید اندر سے۔ دوسرے منتر کے مطابق کال سے اور تیسرے منتر کے مطابق یگہ کے اُچھشٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔ ایک تو ویدک ایشور اِن باتوں سے آپ ویدوں کے پیدا کرنے والا ہونے سے اِنکار کرتا ہے۔ پھر ایک جگہ پر اندر کو۔ دوسری جگہ پر کال کو اور تیسری

جگہ پر اُچھشٹ کو ویدوں کو پیدا کرنے والے کہنے سے وہ ناموافق ہوتا ہے۔

سوامی دیانند نے مذکورہ بالا سکمبھ والے منتر کے سوا اتھروَوید کے اِن منتروں کو اقتباس نہیں کیا۔ ایسے بڑے پنڈت ان منتروں سے واقف نہ تھے سو تو نہیں۔ بلکہ سوامی جی نے ارادتاً ان منتروں کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ ان منتروں سے ویدوں کے ایشور کرت ہونے کی شہادت نہیں ملتی ہے۔

اگنی۔ وایو اور آدِتیہ سے ویدوں کی پیدائش

प्रजापतिर्लोकान् अभ्यतपत् । तेषां तप्यमानानां रसान् प्रावृहद् अग्निम् पृथिव्या वायुम् अन्तरिक्षाद् आदित्यं दिवः । स एतास्तिस्रो देवता अभ्यतपत् । तासां तप्यमानानां रसान् प्रावृहद् अग्नेर्ऋचो वायोर्यजूंषि सामान्यादित्यात् । स एतांत्रयीं विद्याम् अभ्यतपत् । तस्यास्तप्यमानाया रसान् प्रावृहद् भूरितिऋग्भ्यो भुवरिति यजुर्भ्यः स्वरिति सामभ्यः ।

پرجاپتی نے لوکوں (عالموں) کو تپایا* اُن تپے ہوئے (عالموں) کے رس نکالے:۔ اگنی کو پرتھوی سے وایو کو انترکش (فضا) سے آدِتیہ (سورج) کو آسمان سے۔ اُس نے ان تینوں دیوتاؤں کو تپایا۔ اُن تپے ہوئے (دیوتاؤں) کے رس نکالے۔ اگنی سے رچاؤں کو۔ وایو سے یجُوں کو۔ آدِتیہ سے ساموں کو۔

* جس لفظ کا ترجمہ یہاں پر تپایا کیا گیا اُس کا ترجمہ دھیان کیا یا سوچا بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر راجندر لعل مِتر صاحب نے اِس لفظ کا یہی ترجمہ کیا۔ دیکھو اِس اُپنشد کا انگریزی ترجمہ ہم نے بمبئی کے پنڈت پیتامبر جی کے ترجمہ سے اِس لفظ کا تپایا ارتھ اقتباس کیا۔

اُس نے اِن تینوں ویدوں کو تپایا۔ اِن تپے ہوئے (ویدوں) کے رس نکالے رچاؤں سے بھُور۔ یجوں سے بھُوہ۔ ساموں سے سُوَر۔ چھاندوگیہ اُپنشد پرپاٹھک ۴۔ کھنڈ ۱۷۔ کنڈکا ۱ سے ۳ تک۔

اِس اقتباس سے ذیل کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں:۔

(۱) رگ۔ یجو۔ سام تینوں وید اگنی۔ وایو۔ آدِتیہ تین دیوتاؤں کے رس یعنی عرق ہیں۔ اِن تینوں دیوتاؤں سے تینوں وید بطور عرق کے نکالے گئے تینوں دیوتاؤں میں تینوں وید ڈالے نہیں گئے۔ نہ تینوں دیوتاؤں کو تینوں وید سکھائے گئے تینوں دیوتا تینوں ویدوں کے مخرج ہیں نہ تینوں ویدوں کے مدخل۔

(۲) اگنی وایو۔ آدِتیہ تینوں یہاں پر بہت صفائی کے ساتھ دیوتے کہلائے اِن کو انسان یا رِشی سمجھنا نہ چاہئیے۔

(۳) اِن تینوں دیوتاؤں میں سے ایک یعنی اگنی تو پرتھوی کا رس ہے۔ دوسرا وایو فضا کا رس ہے۔ تیسرا آدِتیہ آکاش کا رس ہے۔

(۴) جس حال تینوں دیوتا تینوں عالموں سے بطور رس کے نکالے گئے تو اِن دیوتاؤں کے وجود سے پیشتر اِن عالموں کا موجود ہونا لازم و ملزوم ہے۔

(۵) پیدائش کے سلسلہ میں پہلے تینوں عالم۔ پھر تینوں دیوتا پھر تینوں وید۔ پھر بھُور۔ بھُوہ۔ سُوَر تینوں پاک الفاظ ہیں۔

(۶) ان سب کا بانی پرجاپتی ہے۔

(۷) یہاں چوتھے وید اتھروَ کا نام نہیں اور نہ اُس کے مخرج کا ذکر ہے۔

سوامی جی کی کاروائی

سوامی دیانند سرسوتی نے چھاندوگیہ اپنشد کے اِن صاف منتروں کو ارادتاً

اقتباس نہیں کیا۔ کیونکہ ان میں اگنی وایو اور آدیتہ صاف دیوتا کہلاتے ہیں۔ سوامی جی نے اُن کے عوض شت پتھ براہمن سے ذیل کا منتر اقتباس کیا۔ کیونکہ اس میں ان تینوں کا لقب دیوتا لکھنے میں نہیں آیا۔

स इमानि त्रीणि ज्योतींष्यभितताप । तेभ्यस्तप्तेभ्यस्त्रयो वेदा अजायन्त। अग्नेर्ऋग्वेदो वायोर्यजुर्वेदः सूर्य्यात्सामवेदः ॥

دیکھو شت پتھ براہمن کانڈ ۱۱۔ پرپاٹھک ۴۔ براہمن ۲۔ کنڈکا ۳۔ اس کے معنے یہ ہیں:-

"اس نے ان تینوں جوتیوں کو تپایا۔ اُن تپی ہوئی (جوتیوں) سے تینوں وید پیدا ہوئے۔ اگنی سے رگ وید۔ وایو سے یجر وید۔ سورج سے سام وید"۔

سوامی جی ستیارتھ پرکاش میں اس کا یوں ارتھ کرتے ہیں: "پرتھم سرشٹی کی آدی میں پرماتما نے اگنی وایو۔ آدیتہ۔ تتھا۔ انگرا ان رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کا پرکاش کیا"۔ دیکھو ساتواں سملاس۔

سوامی جی کے اُردو مترجم اس کا یوں ترجمہ کرتے ہیں:-

"پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتما نے اگنی۔ وایو۔ آدیتہ اور انگرا رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا"۔

سوامی جی کے قائم کئے ہوئے ویدک پریس کے چھپے ہوئے اصل شت پتھ براہمن کے دیکھنے سے ہم کو معلوم ہوا کہ یہاں پر ویدوں کی پیدائش کا وہی قصہ ہے جو مذکورہ بالا چھاندوگیہ اُپنشد کے منتروں میں پایا جاتا ہے۔ یہاں پر پرجاپتی سے پرتھوی۔ انترکش اور دیو یعنی زمین، فضا اور آسمان تینوں عالموں کی پیدائش۔ اُن کے تپائے جانے (یا اُن پر سوچے جانے) اور اُن سے اگنی۔

وایو اور سورج کے پیدا کرنے کا وہی بیان ہے جو چھاندوگیہ میں بھی ہے پھر یہاں پر بھور۔ بھوو۔ سو۔ تینوں ویاہرتی (व्याहृति) کی پیدائش بھی بتائی گئی۔ سوامی جی کے اقتباس شدہ منتر میں اگرچہ اگنی۔ وایو اور سوریہ جوتی کہے گئے تو بھی ذرا نیچے ہی وہ دیوتا کہلاتے ہیں۔ مثلاً:

ते देवाः प्रजापतिमब्रुवन्

"وہ دیوتے پرجاپتی سے بولے"۔

اب ہم سوامی جی سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے اپنے ہی چھاپے خانے سے چھپے ہوئے شت پتھ براہمن کے خلاف کس طرح اگنی۔ وایو اور سوریہ کو رشی لقب سے مُلقب کیا؟ پھر متن میں اِن کے ساتھ انگرا کا نام کہاں ہے جسے آپ نے اپنے ارتھ میں "تتھا" لفظ کے ساتھ پیش کیا؟ پھر متن میں "ان رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کا پرکاش کیا" یہ جملہ کہاں ہے؟ ہم جانتے ہیں کہ آپ ایک بڑے سنسکرت دان پنڈت تھے۔ یہاں تک کہ یہ کُل شاستر آپ کے نوک زبان ہونگے پس صدق دل سے ایسے آسان منتر کا غلط ارتھ کرنا آپ کے لئے مُمکن نہ تھا۔ ہم کو آپ کی ایسی کارروائی کو دیکھکر افسوس آتا ہے کہ آپ نے اِس دیش کے دھرم کے سُدھارنے کے دعوی کرتے ہوئے محض اپنے ہٹ کو قائم کرنے کی غرض سے سچائی کو پوشیدہ کیا اور اپنے شاستروں کا غلط اور ناواجب ارتھ کیا۔ دھرم کی بنیاد سچائی ہے۔ جھوٹ کی پیروی سے کبھی کسی قوم یا دھرم کا عروج نہیں ہو سکتا۔

منوجی کا بیان

اس امر میں منوجی کیا کہتے ہیں وہ بھی ذرا سُن لیجئے۔

अग्निवायुरविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् ।
दुदोह यज्ञसिद्ध्यर्थमृग्यजुः सामलक्षणम् ॥

دیکھو منوسنگھتا ادھیائے ۱ شلوک ۲۳- اس کے معنے یہ ہیں "برہما نے یگہ کو سدھ کرنے کی غرض سے اگنی- وایو اور روی (سورج) سے تینوں سناتن رگو- یجو- سام نام (ویدوں) کو دوہ لیا (یعنی نکال لیا)"۔

اس شلوک سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اگنی وایو اور سورج سے تینوں وید نکالے گئے- نہ اگنی- وایو اور سورج میں تینوں وید پرگٹ کئے گئے یا ڈال دیئے گئے- منوجی کے مطابق ان تینوں دیوتاؤں سے تینوں ویدوں کا نکالنے والا برہما ہے- چھاندوگیہ اپنشد اور شت پتھ براہمن کے مذکورہ بالا اقتباس کے مطابق نکالنے والا پرجاپتی ہے- ہندو شاستروں کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پرجاپتی اور برہما ایک ہی دیوتا ہے-

لیکن سوامی دیانند نے منوسنگھتا کے اس نہایت آسان شلوک کا عجیب ارتھ کیا- "پرماتما نے آدی سرشٹی میں منشیوں (انسان) کو اُتپن کر کے اگنی آدی چاروں مہرشیوں کے دوارا وید برہما کو پراپت کرائے اور اس برہما نے- اگنی- وایو- آدتیہ اور انگرا سے رگ- یجو- سام اور اتھرو وید کا گرہن کیا"۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش سپتم سمولاس- یہ تو نہ ارتھ ہے اور نہ بھاؤ ارتھ ہے- یہ تو محض سوامی جی کی دل گھڑنت باتیں ہیں- سوامی جی نے سمجھا ہوگا کہ اس دیس میں سنسکرت کا جاننے والا شاید کوئی بھی نہ ہوگا سو سنسکرت متن کو اقتباس کر کے اس کے نیچے جو چاہیں سو رکھ دیں- چاہے ارتھ ہو چاہے ان ارتھ ہو- لیکن آپ کی کارروائی تو محض وہیں چل سکتی جہاں نوجوان سنسکرت کی تعلیم سے محروم رکھے جاتے- خیر ان باتوں کو اب ہم جانے دیتے ہیں- مذکورہ بالا اقتباسوں

کے رُو سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ:-

(۱) اگنی- وایو اور آدتیہ کو کوئی رشی یا مہرشی نہ سمجھے- وہ اہل ہنود کے خیال میں انسان نہیں- بلکہ دیوتے ہیں-

(۲) انگرا کا نام ان تینوں کے ساتھ نہیں آتا ہے- اور نہ اتھرو وید کا نام- انگرا بیشک اہل ہنود کا ایک قدیم رشی تھا-

(۳) اگنی- وایو- آدتیہ (اور انگرا) کے آتما میں ویدوں کے ظاہر کرنے کا بیان مذکورہ بالا اقتباسوں میں نہیں ہے-

(۴) برہما جی اہل ہنود کے شاستروں کے مطابق انسان نہیں ہیں- اور نہ مذکورہ بالا منوجی کے بیان ہی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پرماتما نے اگنی وغیرہ چاروں رشیوں کے ذریعہ سے وید برہما کو پراپت کرائے اس شلوک کا ارتھ ہرگز یہ نہیں ہے کہ برہما جی نے ان رشیوں سے چار وید گرہن کئے یا ان سے چاروں وید سیکھے- بلکہ اس شلوک کے مطابق برہما جی نے ان تینوں دیوتاؤں سے رگ- یجو- سام تینوں وید نکال لئے- یا یوں کہو کہ جس طرح گائے سے دودھ نکالتے ہیں- اسی طرح ان تینوں سے تینوں وید دوہ لئے- کیا یہ معنے مذکورہ بالا چھاندوگیہ اپنشد کے مطابق نہیں؟ وہاں پرجاپتی نے ان تینوں دیوتاؤں کے رس نکالے یہاں برہما نے ان کو دوہا- دوہنے اور رس نکالنے میں کیا فرق ہے؟

شوتیا شوتر کا بیان

यो ब्रह्माणं विदधाति पूर्वम्
यो वै वेदांश्च प्रहिणोति तस्मै ।

دیکھو شوتیا شوتر اپنشد ادھیائے ۶ منتر ۱۸- اس کے معنے "جو پہلے برہما

کو پیدا کرتا ہے اور اُسے ویدوں کو دیتا ہے"!

اس خیال کے مطابق پرماتما برہما کا پیدا کرنے والا ہے اور پرماتما نے برہما کو وید دیئے۔ سوامی جی اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ پرماتما نے برہما کے آتما میں اگنی آدی کے دوارا وید ستھاپت کرایا۔ اس کے ثبوت میں سوامی جی نے مذکورہ بالا منو جی کا بچن اقتباس کیا اور یُوں دکھانیکی کوشش کی برہما جی محض ایک طالب علم تھے چنانچہ سوامی جی فرماتے ہیں "اگنی۔ وایو۔ روی اور انگرا سے برہما جی نے ویدوں کو پڑھا تھا" دیکھو رگ وید آدی بھاشیہ۔ بھومکا صفحہ ۲۰ (پہلا اڈیشن)

ہم اہلِ ہنوُد کے شاستروں کے رُو سے برہما جی کو اس طالب علمی کی حالت میں نہیں پاتے ہیں۔ اُپنشد کے خیالات کی ترقی کے ایام میں اکیلا پرماتما ہی سب سے بڑا معبوُد قرار دیا گیا۔ سو اُن دِنوں کے اعلےٰ خیال والے رشیوں نے برہما جی کو خالق کے رُتبہ سے اُتار کر مخلوق کے درجہ میں ڈالدیا۔ اور اِس لئے اُس کو ویدوں کے بانی قرار دینے کی نسبت پرماتما ہی کو ویدوں کا بانی قرار دیا۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اُنہوں نے برہما جی سے ویدوں کو بالکل چھین بھی نہیں لیا۔ بلکہ یہ قرار دیا کہ اُسی پرماتما نے برہما جی کو وید عنایت کیئے۔ نہ کہ اگنی وغیرہ سے اُس نے ویدوں کو سیکھا۔

اِس خیال کے ساتھ پہلے خیال کا بھی اختلاف نہیں ہے۔ پرماتما نے برہما جی کو وید دیئے۔ وسیلہ اگنی۔ وایو۔ آدیتہ۔ جس طرح کسی چیز کو نچوڑ کے اُس کا رس نکالتے ہیں۔ اُسی طرح برہما نے اگنی۔ وایو اور آدیتہ کو نچوڑ کے اُن کا رس نکالا۔ نہ کہ جس طرح طالب علم کسی اُستاد سے علم حاصل کرتا ہے۔ مذکورہ بالا چھاندوگیہ اُپنشد اور شت پتھ براہمن میں پرجاپتی (عرف موجودہ برہما) کا رتبہ

اگنی وایو اور آدیتہ سے کہیں بڑھ کر دکھایا گیا۔ شت پتھ کی اُسی جگہ پر جہاں سے سوامی جی نے اقتباس کیا۔ پرجاپتی کو تین لوکوں یعنی آسمان زمین اور فضا کا خالق کہا ہے۔ پھر وہ ان تین لوکوں سے اگنی وایو اور آدیتہ کو (چھاندوگیہ کے مطابق) بطور رس نکالتا ہے سو پرجاپتی تو کسی صورت سے اگنی۔ وایو اور آدیتہ کا طالب علم نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر رس نکالنے کے معنے تحصیل علم ہوں۔ تو پرجاپتی کے پہلے گرو تین لوک (د) یعنے آسمان زمین اور فضا) ہونگے (جنہیں اُس نے پیدا کیا) کیونکہ اُس نے پہلے اُنہیں کے رس نکالے۔ پھر رس کے معنے اس حساب سے وِدّیا یا علم ہونا چاہیئے۔ سو پرجاپتی نے مذکورہ بالا تین لوکوں سے جو وِدّیائیں حاصل کیں۔ اُن وِدّیاؤں کے نام اگنی وایو اور آدیتہ ہیں۔ پھر اِن وِدّیاؤں کی اُس نے طالب علمی کی اور اِن وِدّیاؤں سے رِگ۔ یجو۔ سام تین اور وِدّیائیں سیکھیں۔ اس تشریح کے مطابق اگنی۔ وایو۔ آدِیتہ۔ وِدّیا ٹھہرتے ہیں۔ نہ کہ رشی۔ واہ عجیب تشریح!!

ہم اب اگنی۔ وایو۔ آدِیتہ کو چھوڑ کے آگے بڑھتے ہیں۔

مہت کی سانس سے ویدوں کی پیدائش

स यथा आर्द्रैधाग्नेरभ्याहितस्यपृथग् धूमाः विनिश्चरन्ति एवं वा ऽ अरे ऽ स्य महतो भूतस्य निश्वसितमेतद् यद् ऋग्वेदो यजुर्वेदः सामवेदो ऽ थर्वांगिरसः इतिहासः पुराणं विद्या उपनिषदः श्लोकाः सूत्राणि अनुव्याख्यानानि व्याख्यानानि अस्यैव एतानि सर्वाणि निश्वसितानि ।

دیکھو شت پتھ براہمن۔ کانڈ ۱۴۔ پرپاٹھک ۵۔ براہمن ۴۔ کنڈکا ۱۰۔ شت پتھ براہمن کے چودھویں کانڈ کو برہدارنیاک اُپنشد کہتے ہیں۔ سو اِس منتر

کو برہدارنیاک میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں:۔

"جس طرح گیلی لکڑی کی آگ سے مختلف قسم کے دھوئیں نکلتے ہیں۔ اسی طرح اس خلقت کے مہت یا بڑے کی سانس یہ رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھرو انگرس۔ اتھاس۔ پران ودیا۔ اپنشد۔ شلوک۔ سوتر۔ انو ویاکھیان۔ ویاکھیان ہے۔ یہ سب اُس کی سانس ہیں"

اس کے مطابق نہ صرف وید منتر۔ بلکہ اتھاس۔ پران اپنشد وغیرہ بھی اُس مہت کی سانس ہے یعنی اُس سے نکلے۔

سوامی دیانند نے اس منتر کے اقتباس کرنے میں بڑی چالاکی کی اُنہوں نے اس منتر کے محض ایک جُزو کو اقتباس کیا۔ جیسے "اتھروانگرس"۔ لفظ پر ختم کر دیا اور آگے "اتیادی" یعنی وغیرہ لفظ ڈال کر اتھاس۔ پران وغیرہ کو اُس "وغیرہ" کے آڑ میں چھپا دیا تاکہ سچائی بھی قائم رہے اور مطلب بھی بر آئے سوامی جی کا اقتباس یہ ہے:۔

एवं वा अरे ऽस्य महतो भूतस्य निश्वसितमेतद्

यद् ऋग्वेदो यजुर्वेदः सामवेदो ऽथर्वाङ्गिरसः इत्यादि ।

دیکھو رگ ویدادی بھاشیہ۔ بھومکا صفحہ ۱۰۔

پرجاپتی۔ واچا۔ برہما۔ گایتری۔ سرسوتی اور وشنو سے ویدوں کی پیدائش

प्रजापते र्वै एतानि श्मश्रूणि यद् वेदः ।

دیکھو تیتریہ براہمن ۳: ۳۹: ۱: ۱۔ اس کے معنے وید پرجاپتی کی ڈاڑھی

ہیں"۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک مجازی بیان ہے۔ یعنی جس طرح ڈاڑھی کے بال اُگتے ہیں۔ اُسی طرح وید پرجاپتی سے نکلے ہیں۔

वागक्षरं प्रथमजा ऋतस्य वेदानां माता अमृतस्य नाभिः ।

دیکھو تیتریہ براہمن ۲: ۸: ۸: ۵۔ معنی "واچا (یعنی زبان) بے زوال ہے۔ ریت کی پلوٹھی ہے۔ ویدوں کی ماں ہے۔ غیر فانیت کی ناف ہے"۔ اس خیال کے مطابق واچا ویدوں کی ماں ہے۔ یعنی وید زبان یا کلام سے پیدا ہوئے۔

कदाचित् ध्यायतः स्रष्टुर्वेदा आसंश्चतुर्मुखात् ।

कथं स्रक्ष्याम्यहं लोकान् समवेतान् यथापुरा ।

ऋग् यजुः सामाथर्वाख्यान् वेदान् पूर्वादिभिर्मुखैः ।

शस्त्रम् इज्यां स्तुतिस्तोमं प्रायश्चित्तं व्याधात् क्रमात् ।

معنی "کسی موقعے پر دھیان کرتے ہوئے پیدا کرنے والے کے چار مُنہ سے وید پیدا ہوئے (جب وہ سوچ رہا تھا کہ) کس طرح میں پہلے کی مانند ان مجموع عالموں کو پیدا کرونگا اُس نے اپنے پورب وغیرہ مُنہوں کے وسیلہ سے رگ۔ یجو۔ سام اور اتھرو نام وید۔ اور شستر (علم جنگ) استائش۔ یگہ۔ گیت۔ پرائشچت نیتد رچ رچا۔ دیکھو بھاگوت پران ۳:۱۲: ۳۴ و ۳۷

یہاں پر پیدا کرنے والے سے برہما مُراد ہے۔ اسکے مطابق برہما کے چار مُنہ سے چار وید نکلے ہیں۔ وشنو پران میں بھی یہی بیان پایا جاتا ہے۔ اہل ہنود کا عام خیال بھی یہی ہے۔

ततोऽसृजद् वै त्रिपदां गायत्रीं वेदमातरम् ।

अकरोच्चैव चतुरो वेदान् गायत्रिसम्भवान् ।

معنی (برہمانے خلقت کے پیدا کرنے کے) بعد ویدوں کی ماں تین پاؤں والی گایتری کو پیدا کیا اور گایتری سے پیداشدہ چار ویدوں کو بھی پیدا کیا"۔ دیکھو ہری ونگش۔ شلوک ۱۱۵۱۶۔

वेदानां मातरं पश्य मत्स्थां देवीं सरस्वतीम् ।

معنی "ویدوں کی ماں دیوی سرسوتی کو دیکھو۔ جو مجھ میں رہتی ہے"۔ مہابھارت شانتی پرب ۱۲: ۹۲۰۔ اس کے مطابق وید سرسوتی سے پیدا ہوئے جو اہل ہنود کے موجودہ خیال میں علم کی دیوی ہے۔

स ऋङ्मयः स साममयः स चात्मा स यजुर्मयः ।
ऋग् यजुः साम सारात्मा स एवात्मा शरीरिणाम् ।

دیکھو وشنو پران۔ انش ۳۔ ادھیائے ۳۔ شلوک ۱۹۔ جہاں سے یہ شلوک اقتباس کیا گیا وہاں پر برہما اور وشنو کو ہم وجود قرار دیا گیا۔ اس شلوک کے معنی یہ ہیں:-

"وہ رگ مئے ہے۔ سام مئے ہے۔ آتما بھی ہے یجر مئے ہے۔ وہ رگ یجو۔ سام کا سار (عرق) آتما ہے۔ اور وُہی جسم رکھنے والوں کا آتما ہے"۔

مطلب یہ ہے کہ وہ آپ ہی رگ۔ یجو۔ سام۔ وید ہے۔ وہ ہی ان ویدوں کا عرق اور آتما ہے۔ اس خیال میں ہمہ وستی تعلیم کی بو پائی جاتی ہے۔

اقتباسوں کا خلاصہ

ویدوں کی اُتپتی یا پیدائش کی بابت درجنوں اقتباس پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن اس مضمون کے لئے اتنے ہی بس ہیں۔ مذکورہ بالا اقتباسوں کا خلاصہ یہ ہے:-

۱۔ وید پُرش کی قربانی سے پیدا ہوئے۔
۲۔ وید سکمبھ سے نکالے گئے۔
۳۔ وید اندر سے پیدا ہوئے۔
۴۔ وید کال سے پیدا ہوئے۔
۵۔ وید یگیہ کے اُچھشٹ سے پیدا ہوئے۔
۶۔ پرجاپتی (برہمانے) اگنی وایو اور آدیتہ سے وید نکالے۔
۷۔ برہما کے خالق نے برہما کو وید دیئے۔
۸۔ مہنت سے وید سانس کی طرح نکلے۔
۹۔ وید پرجاپتی سے (اُس کی ڈاڑھی کے بال کی طرح) نکلے۔
۱۰۔ وید واچا سے پیدا ہوئے۔
۱۱۔ وید برہما کے چار مُنہ سے نکلے۔
۱۲۔ وید گایتری سے پیدا کئے گئے۔
۱۳۔ وید سرسوتی دیوی سے پیدا ہوئے۔
۱۴۔ برہما یا وشنو آپ وید ہے۔

ان خیالوں سے ذیل کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں:-

(۱) ویدک زمانے کے بعد کے رشی لوگوں نے ویدوں کی اُتپتی کی بابت جستجو تو کی پر وہ کبھی متفق الرائے نہیں ہوئے۔ کوئی کچھ قیاس کرتے تھے اور کوئی کچھ جب گواہوں میں اتفاق نہیں ہے تو دعویٰ پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچ سکتا۔ لہذا ویدوں کی اُتپتی کی بابت ان خیالوں سے کچھ فیصلہ نہیں ہو سکتا ہے۔

(۲) ان خیالوں میں الہام کا نام ونشان نہیں۔ ان میں سے کسی خیال میں بھی ویدوں کے انسانی مصنف نہیں مانے گئے۔ جب کسی انسان نے ویدوں کو

تصنیف ہی نہیں کیا تو الہام کس کو ہؤا؟ سو ان مختلف خیالوں پر بھروسہ کر کے ویدوں کو الہامی کہنا نامناسب ہے؟

(۳) جب جس دیوتا کی قدر بڑھ گئی۔ تب اُسی دیوتا سے وید نکالے گئے۔ ایک ہی سنگھتا یا ایک ہی براہمن کے مختلف حصوں میں جو اس امر میں مختلف رائیں نظر آتی ہیں۔ اِس کا سبب یہ ہے کہ اِس سنگھتا یا براہمن کے یہ مختلف حصہ مختلف اشخاص یا مختلف فرقوں سے رچے گئے۔

(۴) سوامی دیانند سرسوتی نے اگنی۔ وایو اور آدیتہ کو رشی اور برہماجی کو اُن کے شاگرد قرار دینے کی بڑی کوشش کی پر اپنے اس دعوے کے ثبوت میں جو حوالات پیش کئے۔ اُن سے نہ اگنی وایو۔ آدیتہ رشی ٹھہرے اور نہ اُن کے آتما میں ویدوں کا پرکاش کیا جانا ہی ثابت ہؤا اور نہ برہماجی ہی اُن کے شاگرد بنے۔

(۵) رگ۔ یجو اور سام سنگھتاؤں سے اتھروَوید کی بابت کوئی شہادت پیش نہیں کی گئی اور نہ براہمن تصنیفات کے قدیم حصوں ہی سے۔ شت۔ پتھ۔ براہمن اور چھاندوگیہ اُپنشد کے تپانے والے منتروں میں اتھروَ انگرس کا نام و نشان نہیں اور نہ منوسمرتی کے اقتباس شدہ شلوک ہی ہیں۔ شت پتھ براہمن کے سانس والے منتر میں بے شک اتھروَ انگرس کا نام ہے۔ پر ساتھ ہی ساتھ اور بھی بہت سی تصنیفات کے نام ہیں جنہیں اہلِ ہنود شُروتی تصنیفات میں شمار نہیں کرتے ہیں۔ لہٰذا شت پتھ براہمن کا یہ حصہ مابعد کے زمانے کی تصنیف معلوم ہوتا ہے۔ اُس کو اتھروَوید کی تائید میں پیش کرنا اور نہ کرنا یکساں ہے۔ پھر اگر اس منتر سے اتھروَوید پرماتما سے سانس کی طرح نکلا ہؤا ثابت ہو۔ تو اتہاس پُران وغیرہ بھی جو اُسی سے سانس کی طرح نکلے ہوئے کہے گئے اتھروَوید کے ہم رُتبہ ہونگے۔ اگر آپ اُن تصنیفات کو ایشور کرت نہیں مانتے ہیں۔ تو آپ کو اتھروَوید کو ایشور کرت ماننے کا کیا

حق ہے؟

(۶) ویدوں کا ایشور کرت ہونا بھی ثابت نہیں ہوا۔ اگر پُرش اور سکمبھ والے منتروں سے وید ایشور کرت ٹھہرے۔ تو اتھروَوید کے باقی منتروں سے اور دیگر شاستروں کی شہادت سے تو وید اوروں سے پیدا ہوئے۔ جب تک ان اختلافوں کو دور نہیں کر سکتے تب تک محض دو چار منتروں کے تھوڑے بہت اشارہ سے ویدوں کو ایشور کرت کہنے کا کیا حق ہے؟

تمام علوم کا اُپدیش بذریعہ وید

سوامی دیانند سرسوتی ویدوں کی اُتپتی کی بحث میں ایک عجیب حوالہ پیش کرتے ہیں جس کو ہم بطور مذکورہ بالا بیانات کے تتمہ کے طور پر یہاں درج کرتے ہیں۔

स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः ।

دیکھو یجُر وید ادھیائے ۴۰۔ منتر ۸ (یا ایشوپنشد ۸)۔

سوامی جی اس کا ارتھ یُوں کرتے ہیں "جو خود بخود موجود محیط کل۔ پاک۔ ازلی۔ بے شکل پرمیشور ہے وہ ازلی رعایا جیوؤں کے بہبود کی خاطر تمام علوم کا اُپدیش (تلقین) بذریعہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے"۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش۔ ساتواں سملاس (اردو)

"تمام علوم کا اُپدیش بذریعہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے"! متن میں لفظ وید اور یہ جملہ کہاں ہے؟ ہم نے اس منتر کے بہت سے ترجمے دیکھے کلکتہ۔ بمبئی اور شمالی ہند کے کئی مشہور پنڈتوں کے بھاشیوں کا ملاحظہ کیا مگر کسی پنڈت کو مذکورہ بالا دیانندی جملے کی تائید کرتے نہ پایا۔ پنڈت لوگ تائید کریں کہاں سے جب یہ جملہ متن میں ہے ہی نہیں؟ سوامی جی نے یہاں پر

پُورا منتر اقتباس بھی نہیں کیا۔ پُورا منتر یہ ہے:۔

स पर्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरंशुद्धमपापविद्धम्। कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधा-च्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः॥

شنکراچاریہ کے بھاشیہ کے مطابق اِس کا بھاشارتھ یہ ہے:۔

वह (अर्थात् परमात्मा) सर्वव्यापी, ज्योतिर्मय, काया-रहित, व्रणरहित, शिरारहित, शुद्ध, पापरहित है। वह सर्वदर्शी, मनका नियन्ता, सबके ऊपर और स्वयम्भू है। वह सर्वकाल में सनातन (प्रजाओं के भोग निमित्त) यथाभूत कर्म साधन से अर्थों को विधान करता हुआ है।

اُردو میں اِس کے معنی یہ ہیں:۔ "وہ (پرماتما) سرب بیاپک۔ نُورانی۔ بغیر جسم۔ بے رگ و ریشا۔ پاک۔ بے گناہ ہے۔ وہ سب کا دیکھنے والا۔ من کا چلانے والا۔ سب کے اُوپر اور خُود ہست ہے۔ وہ ہر زمانے میں قدیم (پرجاؤں کے بھوگ کے لئے) جو پدارتھ جس کے جس لائق ہے اُسی طرح اُس کو دیتا ہوا ہے"۔ اِس معنی کا مقابلہ کرو پنڈت جوالا پرشاد مشرا کے یجروید بھاشیہ سے۔ دیکھو پنڈت جی کا یجروید صفحہ ۱۳۹۳۔ اور دیکھو پنڈت پنیامبر جی کا ایشوپنشد بھاشیہ۔

اب بتلایئے "تمام علوم کا اُپدیش بذریعہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے"۔ سوامی جی نے اس جملے کو کہاں سے برپا کیا؟ ہم آپ کی پنڈتائی میں شک نہیں کرتے ہیں۔ پر آپ کی چترائی کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔

ویدوں کے ظاہر کئے جانے کی غرض

سوامی جی ستیارتھ پرکاش میں ویدوں کے ظاہر کئے جانے کی غرض کی نسبت فرماتے ہیں "جِس طرح ماں باپ اپنی اولاد پر مہربانی کی نظر کرکے اُن کی بہتری چاہتے ہیں اسی طرح پرماتما نے سب آدمیوں پر مہربانی کر کے ویدوں کو ظاہر کیا جس سے اِنسان اوِدّیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے چھوٹ کر وِدّیا وگیان کے آفتاب کو پاکر اعلیٰ درجہ کی راحت میں رہیں اور وِدّیا اور سُکھوں کو بڑھاتے جاویں"۔ دیکھو ساتواں سملاس (اُردو)۔

اگر سوامی جی کا کہنا سچ ہو۔ تو جِس وقت وید ظاہر کئے گئے۔ اُس وقت "اِنسان اوِدّیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے" چھوٹے ہوئے نہ تھے اور نہ وہ وِدّیا وگیان کے آفتاب کو پاکر اعلیٰ درجہ کی راحت میں رہتے تھے۔ پس ویدوں کے ظہور کا زمانہ سوامی جی کے محاورہ میں "اوِدّیا اندھکار بھرم جال" یا مترجم کے محاورہ میں "اوِدّیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے" میں مُبتلا تھا۔

سوامی جی پہلے کہہ آئے کہ "پہلے پہل یعنی پیدائش کے شرُوع میں پرماتما نے اگنی۔ وایو۔ آدِتیہ اور انگرا رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا" پس اُن کے خیال میں ویدوں کے ظہُور کا زمانہ سرشٹی کی آدی یعنی پیدائش کا شرُوع تھا۔ لہٰذا سرشٹی کی آدی ہی میں انسان اوِدّیا اندھکار بھرم جال میں پھنسے ہُوئے تھے۔ جس سے نِکال کر اُن کو وِدّیا وگیان کے آفتاب کو حاصل کرانا ویدوں کے ظاہر کئے جانے کی غرض تھی۔

اب مُعمّا یہ ہے۔ کہ اگر سرشٹی کی آدی میں اوِدّیا تھی تو لازم آتا ہے کہ پاپ بھی

تھا اور اُس وقت کے رشی لوگ سب پاپی اور اگیانی تھے۔ چنانچہ سوامی جی دُوسرے مقام پر ایک سوال کر کے اُس کا جواب دیتے ہیں "سوال۔ اُن چاروں ہی (یعنی اگنی۔ وایو۔ آدیتہ۔ اور انگرا) میں ویدوں کو ظاہر کیا اوروں میں نہیں۔ اِس سے ایشور رعایت کا ملزم ٹھہرتا ہے۔ جواب۔ وہی چار سب جیوں سے زیادہ تر پاک آتما تھے دُوسرے لوگ اُن کے مانند نہیں تھے۔ اِس لئے پاک علم کا اظہار اُنہیں کے باطن میں کیا" سوامی جی کے اس جواب سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سرشٹی کی آدی میں کوئی بھی کامل پاک نہیں تھا۔ یہ چاروں رشی محض اَوروں سے زیادہ تر پاک آتما تھے۔

اہل ہنود کے عام خیال کے مطابق سرشٹی کا ابتدائی زمانہ ایک نہایت پاک اور کامل زمانہ تھا۔ جسے وہ ستیہ یگ کہتے ہیں۔ اُن کے خیال میں اُس زمانے کے رشی لوگ ایسے گیانی تھے۔ کہ ہر شے کو جانتے تھے اور ایسے پاک تھے کہ بالکل بیگناہ تصوّر کئے جاتے تھے۔ اُن کے اس خیال کی بنیاد کیا ہے اس سوال کا اُٹھانا ہمارے اِس مضمون کی غرض نہیں۔ لیکن اگر سوامی دیانند کا قول مان لیا جائے تو اہل ہنود کا ستیہ یگ کافور ہو جاتا ہے۔ اور سرشٹی کے ابتدائی زمانے کے رشی لوگ سب کے سب اگیانی اور اپوتر ٹھہرتے ہیں۔

سرشٹی کی آدی میں پاپ کا ہونا ایک عجیب بات ہے۔ یہودی مسیحی یا محمدی جو شیطان کے وجود کے قایل ہیں۔ وہ بھی خلقت کی پیدائش کے شروع میں گناہ کا ہونا نہیں مانتے ہیں اُنکے خیال میں شیطان بھی ابتدا میں شیطان نہ تھا۔ بلکہ وہ ایک پاک فرشتہ تھا جو پیچھے بوجہ نافرمانی کے گناہ گار بن گیا۔ آدم بھی پہلے گناہ گار نہ تھا پیچھے گناہ گار ہوا۔ اسی لئے جب خلقت وجود میں آئی اور دُنیا کی ساری چیزیں تیار ہو گئیں۔ تب اُس وقت کی بابت لکھا ہے کہ "خدا نے سب پر جو اُس نے بنایا تھا

نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے" (دیکھو پیدائش کی کتاب ۱: ۳۱) شاید اسی خیال کے مطابق اہل ہنود بھی سرشٹی کی آدی میں ایک پاک زمانے کا خیال کرتے ہیں۔ جسے وہ ستیہ یگ کہتے ہیں۔

سو مُعمّا یہ ہے کہ اُس پاک زمانے میں اگر اودّیا اندھکار موجود تھا۔ تو وہ زمانہ پاک نہیں کہلایا جا سکتا ہے۔ اور اگر اُس زمانے میں اودّیا موجود نہیں تھی۔ تو کونسی اودّیا کو دُور کرنے کے لئے اُس وقت وید ظاہر کئے گئے"؟

معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر سوامی جی نے بھُول سے اپنے پُرانے گرو سوامی شنکر اچاریہ کی تائید کی اور ویدانتی اصُول کی پیروی میں یہ بات لکھ بیٹھے۔ سوامی جی نے مرتے دم تک دش نامیوں کا "سرسوتی" لقب نہیں چھوڑا۔ پس غالباً دل میں بھی کچھ نہ کچھ ویدانتی خیال رکھتے ہی ہونگے۔ اسی لئے جب یہاں پر ویدوں کے ظاہر کئے جانے کی غرض لکھنے لگے تو آپ سے آپ ویدانتی الفاظ نکل پڑے۔ نہیں تو سرشٹی کی آدی میں آپ نے "اودّیا اندھکار بھرم جال" کو کہاں سے معلوم کیا؟ آپ اگر اودّیا کو مانتے ہیں تو اُسے پُورے ویدانتی کی طرح مان لیجئے۔ جسکے مطابق نہ سرشٹی ہے اور نہ سرشٹی کی آدی ہی ہے۔ اگر کچھ ہے تو ازلی گیان ہے۔ ایشور اور جیو مایا اور اودّیا میں معکوس برہم ہے جس طرح رسی میں سانپ کا وہم ہوتا ہے! اسی طرح برہم میں جگت کا وہم ہو رہا ہے۔ جب جگت نہیں تو اُس جگت کی سرشٹی کیا ہے؟ اُس وہمی سرشٹی کی آدی میں ویدوں کا ظہور کیا ہے؟

وید اور دُنیا کی پیدائش کا زمانہ

اہل ہنود کے عام خیال کے مطابق جگت بار بار پیدا اور ناش ہوتا رہتا ہے۔ برہما جی جب تک جاگتے رہتے ہیں جگت موجود رہتا ہے۔ برہما جی جب تک سوتے رہتے ہیں

جگت بھی صفحۂ ہستی سے مٹا ہوا رہتا ہے۔ نیستی کی حالت کو پرلے بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح بیشمار مرتبہ جگت پیدا ہوا اور بے شمار مرتبہ ناش ہو گیا ہے۔ جگت کی موجودگی یا برہما کے جاگنے کی حالت کو براہم دن یعنی برہما کا دِن کہتے ہیں۔ جگت کی ناموجودگی یا برہما کے سونے کی حالت کو براہم راتری یعنی برہما کی رات کہتے ہیں۔ برہما کا ایک دِن اور ایک رات مِلا کر ایک کلپ ہوتا ہے۔

برہما کے ایک دن میں چودہ منو حکومت کرتے ہیں۔ ہر منو کے تخت نشین ہونے کے وقت دُنیا پر بڑی بڑی آفتیں آتی ہیں۔ اُس وقت کو منونتر یعنی منو پلٹنے کا وقت کہتے ہیں۔ جب سے موجودہ جگت رچا گیا تب سے چھ منو گزر چکے۔ اب ساتواں منو جس کا نام ویوسوت منو ہے سلطنت کر رہا ہے اور اُس کی سلطنت کا بھی آدھا وقت گزر چکا۔ سو اس جگت کے فنا ہونے میں ابھی ساڑھے سات منو باقی ہیں۔

سوامی جی کے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے مطابق ۱۷۲۸۰۰۰ برس میں ایک ستیہ یگ ہوتا ہے۔ ۱۲۹۶۰۰۰ برس میں ایک تریتا یگ ہوتا ہے۔ ۸۶۴۰۰۰ برس میں ایک دواپر یگ ہوتا ہے اور ۴۳۲۰۰۰ برس میں ایک کلی یگ ہوتا ہے۔ اِن چاروں یگوں کے ۴۳۲۰۰۰۰ برس ہوتے ہیں۔ ایسے ۷۱ چار یگوں کا یعنی ۳۰۶۷۲۰۰۰۰ برسوں کا ایک منونتر ہوتا ہے اِس کو ۱۴ سے ضرب دو تو چودہ منو کی حکومت یا برہما کا ایک دن ۴۲۹۴۰۸۰۰۰۰ برسوں کا ہوتا ہے۔ اتنے ہی برسوں کی رات ہوتی ہے سو ایک کلپ ۸۵۸۸۱۶۰۰۰۰ برسوں کا ہوتا ہے۔ پنڈت رام کمل وِدیالنکار پرکرتی واد نام بنگالی لغت میں ایک براہم دِن ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ برسوں کا بتاتے ہیں۔ سو اُن کے مطابق ایک کلپ ۸۶۴۰۰۰۰۰۰۰ برسوں کا ہوتا ہے۔ دونوں پنڈتوں کے اختلاف کی وجہ دریافت کرنا اس مضمون کی غرض نہیں۔

سوامی دیانند ویدوں کی اُتپتی جگت کی اُتپتی کے ساتھ ہی ساتھ مانتے ہیں۔ سو جس سال سوامی جی نے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا تصنیف کی اُس سال تک چھ منو کے

۱۸۴۰۳۲۰۰۰۰ برس تو گزر ہی گئے تھے ویوسوت کے بھی ۱۲۰۵۳۲۹۷۶ برس بھوگ ہو چکا تھا۔ سو اُنکے خیال میں اُس سال تک جگت اور ویدوں کی اُتپتی میں ۱۸۴۰۳۲۰۰۰۰ + ۱۲۰۵۳۲۹۷۶ = ۱۹۶۰۸۵۲۹۷۶ برس گزر گئے تھے۔

اب سوال یہ ہے کہ سوامی جی کی یہ تعلیم ویدک تعلیم ہے یا غیر ویدک؟ کیا وید منتروں سے سوامی جی چودہ منو اور چار یگ ثابت کر سکتے ہیں؟ وید منتروں میں براہم دِن اور براہم راتری کہاں؟ اگر ہیں تو سوامی جی نے اس مسئلہ کے ثبوت میں کوئی وید منتر کیوں نہیں پیش کیا؟ یہاں پر سوامی جی کو وید منتروں کو چھوڑ کر منوسمرتی اور سوریہ سدھانت وغیرہ کی پناہ لیتے دیکھ کر ہم کو افسوس آتا ہے۔

آپ کہینگے کہ جس حال وید اِن منونتروں اور یگوں سے پیشتر موجود تھے تو ویدمیں اُن باتوں کا ذِکر کس طرح آسکتا ہے؟ یہ تو پیچھے کی باتیں ہیں۔

اِس کے جواب میں ہم پُوچھتے ہیں کہ جب آپ کے خیال میں تمام علوم کا اُپدیش ویدوں کے ذریعہ دیا گیا تو اس علم کا اُپدیش کیوں نہیں دیا گیا؟ کم از کم پیشینگوئی کے رُو سے تو ایسی باتوں کی تعلیم دی جا سکتی تھی۔ وید اس امر میں خاموش کیوں ہیں؟ برعکس اسکے بائیبل کو دیکھو سینکڑوں برس پیشتر کتنی باتوں کی پیشینگوئی کی گئی جو مابعد کے زمانے کی تواریخ میں پوری ہو گئی اور اب بھی پُوری ہو رہی ہے۔ اگر وید کُل علوم کا چشمہ ہے تو اُس میں زمانوں کی تعداد کیوں نہیں بتائی گئی؟ پھر آپ کے خیال میں جگت تو محض ایک ہی دفعہ پیدا نہیں ہوا آپ کے خیال میں جگت بار بار پیدا و نیست ہوتا ہے۔ جب اس کے لئے سلسلہ مقرر ہے اور وید بھی اس سلسلہ سے باہر نہیں ہیں تو اس بھاری مضمون کا ویدوں سے چھوٹ جانا بڑی تعجب کی بات ہے۔ سو معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی نے جس غیر ویدک مذہب کی تردید کی۔ یہاں پر اُسی غیر ویدک مذہب کی پناہ لی!

کیا جگت اور ویدوں کی اُتپتی ایک ساتھ ہونا ممکن ہے؟

خیر یہ ویدک مسئلہ ہو یا غیر ویدک ہو۔ دیکھنا چاہیے کہ اِس مسئلے کو عقل تسلیم کرتی ہے یا نہیں؟ ہم یہاں پر مذکورہ بالا ہندسوں پر بحث نہیں کرینگے۔ جگت کی پیدائش میں کتنے برس گذر گئے یا کتنے منونتر ہو چکے۔ اِن باتوں سے ہمارا کچھ واسطہ نہیں۔ اہل ہنود نے جگت کی عمر کی بابت جو کچھ خیال کیا اُسے اگر اور بھی بڑھا کے لکھتے تو اُن کو کوئی نہ روکتا کیونکہ ہندسوں اور صفروں کا ملانا اُن کے اپنے ہی اختیار میں تھا۔

لیکن سوال یہ ہے کہ جگت اور ویدوں کی اُتپتی ایک ساتھ ہونا ممکن ہے یا نہیں؟ وید تو چار کتابیں ہیں۔ یا یُوں کہو کہ وید تو بہت سے منتروں کے چار مجموعہ ہیں۔ جب جگت کی اُتپتی ہوئی تو کیا عین اُسی وقت بغیر فاصلہ زمانے کے اُن منتروں کی بھی اُتپتی ہوئی؟

اگر دونوں ساتھ ساتھ پیدا ہوئے ہوں تو وید منتروں میں جگت یا جگت کی چیزوں کا ذکر نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ جب تک جگت اور ویدوں میں زمانے کا فاصلہ نہ ہو جب تک اُن میں تقدم اور تاخر Priority and Posteriority کا تعلق نہ ہو۔ وید منتروں میں جگت یا جگت کی چیزوں کا ذکر نہیں آ سکتا ہے۔ فرض کرو کہ جسوقت ملکہ وکٹوریہ پیدا ہوئی ٹھیک اُسی وقت کسی نے ایک تواریخ انگلشیہ لکھی۔ کیا اُس تواریخ میں ملکہ وکٹوریہ کی سوانح عمری اور احوال حکومت آ سکتے ہیں؟ اُس تواریخ میں وکٹوریہ سے پہلے زمانے کے واقعات تو لکھے جا سکتے ہیں مگر اُن کی پیدائش سے لیکر مابعد کے زمانے کے واقعات نہیں لکھے جا سکتے ہیں۔ اِسی طرح جسوقت جگت کی پیدائش ہوئی اگر عین اُسی وقت وید ظاہر کئے گئے ہیں تو جگت کی پیدائش کے مابعد کے واقعات اور جگت کی چیزوں کا بیان ویدوں میں کس طرح آ سکتا ہے؟ ناظرین اگر اپنی آنکھوں سے

ویدوں کا ملاحظہ کرینگے تو دیکھینگے کہ وید منتروں میں چاند۔ سُورج۔ آگ ہوا۔ دریا۔ پہاڑ جنگل درخت چرند۔ پرند۔ کیڑے۔ مکوڑے قریب کُل فطرتی چیزوں کا ذکر ہے۔ اگر جگت اور وید ایک ساتھ Simultaneously پیدا ہوئے۔ تو وید منتروں میں اِن فطرتی چیزوں کا ذکر کس طرح آیا؟ پھر وید منتروں میں غیر آریہ قوموں کو شکست دیکر آریوں کے اِس مُلک میں آباد ہونے کے بہتیرے ثبوت ملتے ہیں۔ وید منتروں میں غیر آریہ لوگ دسیو کہلاتے ہیں۔ اگر جگت کی اُتپتی کے وقت ویدوں کی بھی اُتپتی ہوئی ہے تو وید منتروں میں آریہ اور دسیوں کے جنگ و جدل کا ذکر کس طرح آیا؟ وید منتروں میں کتنے رشیوں کے نام اور اُن کی دینی اور دُنیاوی ریت و رسم وغیرہ کا ذکر ہے۔ اگر وید اُن کی موجودگی کے بعد موجود نہیں ہوئے تو اُن کا بیان وید میں کس طرح آیا؟ سوامی جی جن چاروں رشیوں کے آتما میں ویدوں کے ظاہر کئے جانے کا بیان کرتے ہیں وہ رشی لوگ تو ضرور ویدوں کی اُتپتی کے وقت موجود تھے؟ پس تقدم اور تاخر کے لحاظ سے یہ رشی لوگ ویدوں سے پہلے ہوئے۔ اُن رشیوں کو آپ جگت کے باشندہ ہی مانتے ہونگے پس تقدم اور تاخر کے لحاظ سے جگت اِن رشیوں سے پہلے موجود تھا۔ اب دیکھیئے اِس دلیل کے مطابق پہلے جگت۔ اُسکے بعد رشی لوگ اور اُن کے بعد وید منتروں کا ظہور آتا ہے۔ پس آپ کس طرح جگت اور ویدوں کی اُتپتی ایک ساتھ مان سکتے ہیں اور دونوں کی عمر ایک ہی بتاتے ہیں۔

کیا رشی لوگ منتروں کے محض ارتھ دیکھنے والے اور معنی ظاہر کرنے والے تھے؟

خیر سرشٹی کی آدی میں وید پرگٹ ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں۔ سوامی جی ویدوں کو ایشور کرت مانتے ہیں اور جن رشیوں کے نام وید منتروں کی انوکرمنی میں پائے جاتے ہیں۔ اُن کو محض

منتروں کے ارتھ دیکھنے والے اور اُن کے معنی ظاہر کرنے والے قرار دیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ فرماتے ہیں کہ جو کوئی رشیوں کو منتر کرتا (یعنی منتروں کے بنانے والے) بتلادیں اُن کو متھیا وادی سمجھیں" (دیکھو ستیارتھ پرکاش ساتواں سملاس ہندی میں) اس فتوے کے مطابق تمام مغربی تعلیم یافتہ و یدک عالم جھوٹے ٹھہرتے ہیں اور شاید بعض رشی بھی جنھوں نے وید منتروں کے رچنے والے ہونے کا دعویٰ کیا متھیا وادی ٹھہرینگے۔

وید منتروں کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وید منتر عموماً رشیوں کی دُعا و ستائش ہیں۔ یہ دُعا و ستائش کن کی زبان سے نکلیں؟ سوامی جی فرماتے ہیں کہ "وید پرمیشور کرت ہیں" یعنی پرمیشور کے کہے ہوئے ہیں۔ اگر وید پرمیشور کے کہے ہوئے ہیں تو وید منتروں کی صُورت ستوتی اور پرارتھنا کی صُورت کیوں ہے؟ میں جب کسی سے کچھ پرارتھنا کرتا ہوں یا کسی کی شکرگذاری میں اُسکی تعریف کرتا ہوں۔ تو اس پرارتھنا۔ شُکر گذاری اور تعریف کا کرنے والا میں ہوں یا کوئی اور ہے؟ ضرور میں ہوں۔ اگر وید ایشور کے کہے ہوئے ہیں تو وید منتروں میں ستوتی۔ پرارتھنا وغیرہ انسان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں کیوں نظر آتی ہیں؟ اگر رشی لوگ منتر کرتے نہیں۔ تو اُن منتروں کی صُورت انسانی دُعا یا ستائش کی صُورت کیوں ہے؟

آپ کہینگے کہ کیا کوئی دوسرے کے الفاظ میں دُعا نہیں مانگتا۔ دُوسرے کے بنائے ہوئے گیت نہیں گاتا؟ سچ ہے۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ہم جنس انسان ہم جنس انسان کے دل کے سانچے میں اپنے کو ڈھال کر دُوسرے کے الفاظ میں دُعا بھی مانگ سکتا اور دُوسرے کے بنائے ہوئے گیت بھی گا سکتا ہے۔ پر خُدا کسی سے دُعا مانگنے کی حاجت نہیں رکھتا سو ہم خُدا کے الفاظ میں دُعا نہیں مانگ سکتے ہیں۔ اسی طرح خُدا کسی کی ستائش نہیں کر سکتا ہے۔ سو ہم خُدا کے لفظوں میں خدا کی ستائش بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر وید منتروں کے بانی رشی لوگ نہ ہوں۔ اور وید منتروں کا بانی محض ایشور ہو تو کہنا پڑیگا کہ ایشور آپ ہی آپ سے دعا مانگتا اور آپ ہی اپنی ستائش کرتا ہے۔

آپ کہینگے کہ کیا ماں باپ بچوں کو مانگنا نہیں سکھاتے۔ ہاں سکھاتے۔ پر جو الفاظ بچوں کے مُنہ میں ڈالتے ہیں وہ الفاظ بچوں ہی کے الفاظ ہیں۔ اور پھر یہ بھی ایک خاص حالت میں ہوا کرتا ہے یعنی بچے جبتک ننّھے رہتے ہیں اور اپنی طرف سے بولنا نہیں جانتے ہیں۔ جب بچّے بولنا سیکھتے اور اپنی حاجت محسوس کرتے تب آپ سے آپ مانگنے لگ جاتے ہیں۔ اور اسی حالت میں اُن کا مانگنا بھی مانگنا لقب سے ملقب ہو سکتا ہے۔ دوسرے کا سکھایا ہوا مانگنا اپنی حاجت کے محسُوس کئے بغیر تو محض طوطے کی بولی ہے ۴؟ ہم اُن قدیم بزرگوں کی اسقدر بے قدری نہیں کرسکتے ہیں۔ ہمارے خیال میں ویدک رشیوں نے جو دُعائیں مانگیں یا ستائش کے گیت گائے سو اپنے دل سے خود بخود مانگیں اور گائے۔ اُن دعاؤں کے مانگنے والے اور گیتوں کے گانے والے رشیوں کو بے عقل اور بے سمجھ طوطے کی طرح سمجھ لینا اُن کی اولاد کیلئے نہایت بے ادبی ہے۔ پر افسوس یہ ہے کہ سوامی دیانند نے اگرچہ اُنکو طوطے ہی سے اُن کی تشبیہہ دی ہوتی تو بھی رشیوں کی کچھ عزت باقی رہتی لیکن سوامی جی نے قدیم ویدک رشیوں کو تو باجا یا کاٹھ کی پوتلی کیطرح بالکل خودمختاری سے خالی قرار دیا۔ سوامی جی فرماتے ہیں:-

"جیسے وادِتر کو کوئی بجاوے یا کاٹھ کی پُوتلی کو چستا کرادے اِسی پرکار ایشور نے اُن کو نمت ماتر کیا تھا کیونکہ اُن کے گیان سے ویدوں کی اُتپتی نہیں ہوئی" دیکھو رگ ویدا دی بھاشیہ بھومکا ایڈیشن اوّل صفحہ ۲۱ اسکے معنے یہ ہیں۔ "جیسے باجے کو کوئی بجاوے یا کاٹھ کی پُوتلی کو کوئی حرکت کرادے۔ اسی طرح ایشور نے اُن کو محض ذریعہ بنایا تھا"۔ *

اب اس خیال کے مُطابق بے جان جڑ و سنتوا اور ان زندہ گیان والی رشیوں میں کیا

* رگ ویدا دی بھاشیہ بھومکا کے اُردو ترجمہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مترجم صاحب نے سوامی جی کی باجا اور کاٹھ کی پوتلی کی مثال کو بالکل اُڑا دیا اور اپنی طرف سے ایک فٹ نوٹ میں یوں لکھا "مگر جو الہام ایشور نے اُن کے سینہ میں دیا۔ اُسکے سمجھنے کی طاقت اُن میں موجود تھی"۔ دیکھو صفحہ ۱۴۔ جو کوئی عیسائیوں کے مسئلہ الہام سے واقف ہیں وہ صاف سمجھ لینگے کہ مترجم صاحب نے اپنے اس خیال کو عیسائیوں سے حاصل کیا۔ اگر سوامی جی کی تعلیم میں یہ خیال موجود ہو تو وہ باجہ یا کاٹھ کی پوتلی کے ساتھ اُن رشیوں کی تشبیہہ نہ دیتے؎

۴ کیا آپ اپنے قدیم رشیوں کی دعاؤں کو اسی طرح محض طوطے کی بولی سمجھتے ہیں

فرق ہے؟ اے اہلِ ہنود! اے اہلِ ہنود جن قدیم رشیوں کے گیان کا تم فخر کیا کرتے ہو وہ تو محض باجہ یا کاٹھ کی پوتلی تھے! وید وِدیا کے ظاہر کرنے میں اُن کا گیان اپنی طرف سے مطلق حرکت نہیں کرتا! اگر یہی حال ہے تو وید وِدیا کو رشیوں کے ذریعہ سے ظاہر کئے بغیر کسی بے جان یا مادی شے کے ذریعہ سے ظاہر کرنے میں بھی کچھ ہرج نہ ہوتا۔

ایسے مسئلہ میں ہمارا خیال بالکل متفرق ہے بائبل کے مصنف خدا کی سچائی اور خدا کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں۔ وہ خدا کی رُوح کی تاثیر سے ہر غلطی سے محفوظ رکھے جاتے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ اُن کی خود مختاری بھی قائم رہتی ہے۔ خود مختاری شخصیت کی لازمی خاصیت ہے۔ خدا سے مدد پانا۔ خدا کا کشف حاصل کرنا۔ یا خدا کی رُوح کی ہدایت سے کچھ لکھنا یا کہنا یا کرنا۔ خدا کے تابع رہنا اور اطاعت کرنا ان تمام باتوں میں خود مختاری کو کھو دینے ہی کی کچھ ضرورت ہے سو بائبل کے مصنف اگرچہ خدا کی رُوح کی ہدایت و راہنمائی سے لکھتے تھے۔ تو بھی جو کچھ لکھتے تھے اپنی کامل آزادگی اور خود مختاری سے لکھتے تھے اسی کا نام الہام ہے۔ الہام یہ نہیں کہ خود مختار انسان کاٹھ کی پوتلی بن جائے جو کچھ بولے یا لکھے یا دوسرے کو سکھائے اُس میں اُس کی اپنی رُوحانی اور ذہنی قوتیں بالکل بے حس و بے حرکت رہیں۔ لیکن سوامی جی لاچار ہیں۔ اگر آپ رشیوں کی آزادگی و خود مختاری وغیرہ انسانی ذات کے لازمی وصفوں کو مان لیں تو ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ کسی معنی میں بھی لوگ رشیوں کو منتر کرتا خیال کرنے لگ جائیں۔

رشی لوگ آپ منتر بناتے تھے

اب ہم دکھائیں گے کہ رشی لوگ منتروں کے محض ارتھ دیکھنے والے یا معنی ظاہر کرنے والے نہ تھے۔ بلکہ منتر کرتا بھی تھے۔ اس امر میں بطور نمونہ کے رگوید سے چند رچا پیش کی جاتی ہیں جن سے معلوم ہو گا کہ رشیوں نے وید منتر رچے ہیں۔

कण्वासो वां ब्रह्म कृण्वन्ति अध्वरे तेषां सुश्रृणुत हवम् ।

دیکھو منڈل ۱۔ سوکتہ ۴۷۔ رچا ۲۔ "کنو کے بیٹے تمہارے لئے اس منتر کو بناتے ہیں۔ اُن کا بلانا اچھی طرح سُنو"۔

سائن بھاشیہ کے مطابق متن کے برہم لفظ کا ارتھ یہاں پر منتر کیا گیا۔ لفظ برہم کے مختلف معنی ہیں۔ جن میں سے ایک معنی ستائش یا وید منتر کے ہیں۔

एवा तेहारियोजना सुवृक्तीन्द्र ब्रह्माणि गोतमासो अक्रन् ।

دیکھو منڈل ۱ سوکتہ ۶۱ رچا ۱۶۔ "اے گھوڑوں کے جوتنے والے اندر۔ اسی طرح گوتموں نے تیرے لئے خوبصورت منتروں کو (برہمانی) بنایا ہے"۔

एतानि वामश्विना वर्धनानि ब्रह्मस्तोमं गृत्समदासो अक्रन् ।

دیکھو منڈل ۲ سوکتہ ۳۹ رچا ۸۔ "اے دونوں اشون۔ ان بڑھانے والے منتروں اور ستائش کو گرت سمدوں نے تمہارے لئے بنایا"۔

अध प्रियं शूषमिन्द्राय मन्म ब्रह्मकृतो बृहदुक्थादवाचि ।

دیکھو منڈل ۱۰ سوکتہ ۵۴ رچا ۶۔ "اندر کے لئے منتر بنانے والے برہد کتھ سے یہ عمدہ جوشدار ستوتر بیان کیا گیا۔

सनायते गोतम इन्द्र नव्यमतक्षद् ब्रह्महरियोजनाय ।

دیکھو منڈل ۱۔ سوکتہ ۶۲ رچا ۱۳۔ "گوتم کے بیٹے (نودھا) نے گھوڑے جوتنے والے اندر کے لئے نیا منتر بنایا ہے"۔

یہاں پر "نیا منتر" کا ذکر ہے وہ جو ویدوں کو ازلی مانتے ہیں۔ ذرا اس پر غور کریں۔ اگر وید ازلی ہیں تو یہاں پر لفظ "نیا" کیوں استعمال کیا گیا۔

एतं ते स्तोमं तुविजात विप्रो रथं न धीरः स्वपा अतक्षम् ।

دیکھو منڈل ۵۔ سوکتہ ۲۔ رچا ۱۱۔ "جس طرح حلیم کاری گر رتھ بناتا ہے اُسی

طرح میں نے۔ جو تیری ستوتی کرنے والا ہوں۔ تیرے لیئے اِس ستوتی کو بنایا ہے"۔

اب اِن رچاؤں کو سامنے رکھ کر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ "جو کوئی رشیوں کو منتر کرتا بتلاوے اُن کو متھیا وادی سمجھیں"۔ رشی لوگ تو آپ ہی اپنے تئیں منتر کرتا قرار دیتے ہیں۔ تو کیا وہ آپ کے قول کے مطابق متھیا وادی تھے؟ لہٰذا وید نہ الہامی ہیں۔ نہ سرشٹی کی آدی میں چار رشیوں پر پرگٹ کیئے گئے۔ نہ ایشور کرت ہیں۔ بلکہ رشیوں نے آپ وید منتر رچے ہیں۔ اور کسی زمانے میں اور رشیوں نے اُن منتروں کو مختلف سنگھتوں میں ترتیب دیا۔ اِس آخری امر کے بیان کے لیئے پڑھو۔ مصنف کا رسالہ "ویدک تصنیفات" ویدوں کی ازلیت اور غیر خاہیت کی بحث۔ "کیا وید نتیہ ہیں" نام رسالہ میں کی گئی جو شائع ہونے والا ہے +

تمام شد

فہرست کتب